مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ½9 بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو دو روز سے دوران سر کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت یوں تو خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ البتہ بعض اوقات ضعف کا دورہ ہو جاتا ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

سیدہ امۃ الرشید صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ مطلع فرماتی ہیں۔ کہ ۲۷ اپریل سات بجے صبح ناصرات الاحمدیہ کا جلسہ نصرت گرلز ہائی سکول میں منعقد ہوگا۔ تمام احمدی خواتین وقت مقررہ پر تشریف لائیں۔

آج بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے میر ذکاء اللہ صاحب پسر میاں الٰہی بخش صاحب مرحوم شیخ پور۔ ضلع گجرات کا نکاح امۃ الحفیظ بیگم بنت ڈاکٹر برکت اللہ خان صاحب کوٹ فتح خان سے پانچ صد روپیہ مہر پر پڑھا۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمباکو نوشی سے پرہیز ہی اچھا ہے

"ایک شخص نے امریکہ سے تمباکو نوشی کے متعلق اس کے بہت سے مجرب نقصان ظاہر کرتے ہوئے اشتہار دیا۔ اس کو آپ نے سنا۔ فرمایا۔ کہ اصل میں ہم اس لئے اسے سنتے ہیں۔ کہ اکثر نوعمر لڑکے نوجوان تعلیم یافتہ بطور فیشن ہی کے اس بلا میں گرفتار ومبتلا ہو جاتے ہیں۔ تا وہ ان باتوں کو سنکر اس مضر چیز کے نقصانات سے بچیں . . . . . .

فرمایا۔ اصل میں تمباکو ایک دھوآں ہوتا ہے۔ جو اندرونی اعضا کے واسطے مضر ہے۔ اسلام لغو کاموں سے منع کرتا ہے۔ اور اس میں نقصان ہی ہوتا ہے۔ لہٰذا اس سے پرہیز ہی اچھا ہے۔" (الحکم ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء)

حقیقی محبت کا نمونہ

"میں نے دیکھا ہے۔ کہ ایک عورت ایک مرد پر عاشق تھی۔ دونوں کی عمر تیس یا پینتیس سال کی تھی۔ پھر وہ عورت اس کے دروازے کے آگے گری رہتی۔ لوگ اسے پتھر مار مار کر لہولہان کرتے اور گھسیٹ کر دور پھینک جاتے۔ مگر وہ پھر وہیں آ پڑتی۔ میں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا۔ کہ یہ اصل میں محبت حقیقی کا نمونہ ہے۔"

(البدر۔ ۲۰۔ مارچ ۱۹۰۳ء)

معجزہ کسے کہتے ہیں

"ہمارے نزدیک معجزہ اسے کہتے ہیں جس کے ساتھ اس شخص کے صدق کے اظہار کا قصد کیا جائے۔ جس نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہو۔ اور اس کے لئے کئی شرطیں ہیں۔

اول یہ شرط ہے۔ کہ چاہیئے معجزہ فعل اللہ ہو۔ یعنے یہ ثابت ہو جائے کہ یہ اللہ تعالےٰ کا فعل ہے۔ خلق اللہ کا فعل نہیں ہے۔

دوم۔ شرط دوسری یہ ہے۔ کہ خارق العادت ہو۔ کیونکہ طلوع شمس۔ اور شگوفہ ربیع کو معجزہ نہیں کہیں گے۔

سوم۔ تیسری شرط یہ ہے۔ کہ اس کا معاوضہ نہ ہو سکے۔ کیونکہ معنے اعجاز کے یہی ہیں۔

چہارم۔ چوتھی شرط یہ ہے۔ کہ مدعی نبوت کے ہاتھ سے ظاہر ہو۔ کیونکہ معجزہ اس واسطے ہے۔ کہ تا نبوت اس سے تصدیق کی جائے۔

پانچویں شرط یہ ہے۔ کہ موافق دعوے کے ہو۔ مثلاً کوئی کہے۔ کہ میں جانور زندہ کرتا ہوں۔ اور پہاڑ کو ہلا دے یہ موافق دعوے کے نہیں ہے۔

چھٹی شرط یہ ہے۔ کہ معجزہ تکذیب نہ کرے مثلاً کسی نے کہا۔ کہ میں جانور کو بلا دیتا ہوں۔ پس جانور بولے اور کہدے۔ کہ یہ شخص جھوٹا ہے۔" (الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

وہ لکھتا ہے۔ کہ البانیہ کی تسخیر اطالوی لوگوں پر نہایت ہی ناخوشگوار ردعمل کا موجب ہوئی ہے۔ پہلے برطانوی اور امریکن سیاح ایسٹر کے ایام میں بکثرت یہاں آیا کرتے تھے جس سے تجارت کو فائدہ پہنچتا تھا۔ لیکن اب کے بہت کم لوگ آئے۔ زیادہ تعداد جرمنوں کی تھی۔ مگر ان میں سے اکثر ایسے اجڈ اور غیر مہذب تھے۔ کہ معمولی باتوں پر دکانداروں سے لڑنے جھگڑنے لگتے تھے۔ اس وقت کیفیت یہ ہے کہ اٹلی کا ہر باشندہ ادنیٰ ہو۔ یا اعلیٰ۔ کسان ہو یا کارخانہ دار۔ افسر ہو یا مزدور۔ ملک کے شمال میں رہتا ہو یا جنوب میں۔ مشرق میں ہو یا مغرب میں۔ وہ جرمنوں سے انتہائی نفرت کرتا ہے۔ مگر ان سے ڈرتا بھی ہے۔ اطالوی حکومت کے ہر شعبہ میں غیر ملکی جاسوس موجود ہیں۔ خود مسولینی بھی جاسوسوں سے گھرا رہتا ہے۔ اور روز بروز جرمنی کے پنجہ میں پھنستا جا رہا ہے۔

اگر کسی حکومت نے اٹلی پر یک بیک شمالی جانب سے حملہ کر دیا۔ تو اسے سخت نقصان ہوگا۔ کیونکہ اس حصہ کی حفاظت کے لئے اٹلی کا انحصار کلیتہً جرمنی پر ہے اہل اٹلی اس حقیقت سے بالکل آگاہ ہیں۔ اور یہ صورت ان کے لئے سخت ناگوار ہے۔ اٹلی گو دل سے برطانیہ کے خلاف جنگ کرنا نہیں چاہتا لیکن جرمنی کے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے اسے بہرحال لڑنا پڑے گا۔ یہاں یہ خیال بھی عام ہے کہ البانیہ پر حملہ کا پروگرام مسولینی کو ہٹلر نے بنا کر دیا تھا۔ اس ملک کے عوام تہ دل سے اس بات کے آرزومند ہیں۔ کہ ایسی کوئی صورت نکل آئے جس سے انگلینڈ کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم ہو جائیں۔ اور ہٹلر سے اسے نجات حاصل ہو۔ آخر میں نامہ نگار مذکور نے لکھا ہے۔ کہ کیا انگلینڈ اٹلی کو اپنی درستی کا یقین دلا سکتا ہے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق ضروری اعلان

تمام ان طلباء کے لئے جو جامعہ احمدیہ کے درجہ ادنیٰ (مولوی فاضل کلاس) میں داخل ہونا چاہیں۔ ذیل کی شرائط کی پابندی ضروری ہوگی بغیر ان شرائط پر عمل کرنے کے کسی طالب علم کو داخل نہ کیا جائیگا۔

۱۔ داخلہ نظارت تعلیم و تربیت کے نتیجہ شائع کرنے کے بعد معاً اگلے دن شروع کر دیا جائیگا۔ جو تین دن تک جاری رہے گا۔ ان ایام کے بعد داخل ہونے والوں سے ۲ روپیہ لیٹ فیس لی جائے گی۔ اور ایک ہفتہ کے بعد داخلہ بند کر دیا جائیگا۔

۲۔ داخلہ کے لئے ضروری ہوگا کہ تجویزہ فارم جو دفتر جامعہ احمدیہ سے مل سکتا ہے پُر کرکے دفتر جامعہ احمدیہ میں دیا جائے۔ اس کے ساتھ داخلہ کی رقم اور ایک روپیہ ماہوار فیس کی ادائیگی لازمی ہوگی۔

۳۔ داخلہ کے لئے ضروری ہے۔ کہ فارم اور فیس کے ہمراہ مندرجہ ذیل کتب بھی ہر طالب علم دفتر میں داخل کرے۔ جو کہ پڑھائی شروع ہونے پر واپس کر دی جائیں گی۔

(ا):۔ پرچہ اول:۔ بیضاوی شریف پارہ اول۔ نخبۃ الفکر۔ مؤطا امام مالک

(ب):۔ پرچہ دوم احماسہ۔ (ج) پرچہ سوم۔ حریری۔ مطول (د) پرچہ چہارم ہدایت الحکمت۔ سلم العلوم

1.- Modern English Grammer
And Composition
2.- A Golden Book
3.- Easy path in prose.

۴:۔ داخلہ کے لئے کورا اور ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ احمدیہ سے وصول کردہ سرٹیفکیٹ دکھایا جانا ضروری ہے۔

مذکورہ بالا شرائط کی پابندی لازمی ہوگی۔ ان میں سے کوئی ایک شرط کامل طور پر پوری نہ ہوئی۔ تو ایسے طالب علم کی درخواست نہ لی جائے گی۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

سال تمام اور احباب و عہدہ داران کی ذمہ داری

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۳۹ء کو ختم ہو رہا ہے۔ ان چند دنوں میں احباب کو بقایا رقوم کے وصول کرنے اور بجٹ پورا کرنے میں ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔ ذی اثر احباب کے ذریعہ۔ یا وفود کے ذریعہ۔ غرض جس طریق سے بقایادار دوستوں پر اثر ڈالا جا سکتا ہو۔ اس کو کام میں لا کر

بقیہ صفحہ ۷

لیکن اہل حدیثوں کا مقصد تو مذہب بتایا جاتا ہے۔ اس کے لئے اگر کوئی مؤثر اور مضبوط نظام ہو سکتا ہے تو وہ واجب الاطاعت خلیفہ اور امیر کا نظام ہی ہو سکتا ہے۔ لیکن چونکہ اہلحدیث نہ ایک امام پر جمع ہو سکتے ہیں اور نہ کسی محکم نظام کے پرزے بننے کے لئے تیار ہیں اس لئے کبھی امارت شرعیہ کا بدل نیم مردہ کانفرنس کو بتایا جاتا ہے۔ اور کبھی خلفائے راشدین کے طریق کی بجائے کانگرس کے نظام کی تعریف کی جا رہی ہے۔ اور اسے اہلحدیثوں کے لئے نمونہ قرار دیا جاتا ہے۔ یقیناً یہ سب کچھ امام موعود (حجۃ اللہ) کو نہ ماننے کا نتیجہ ہے اور یقیناً فرستادہ حق کی تکذیب کا یہی ثمر ہے۔ بئس للظالمین بدلا۔

خطبہ صدارت کے آخری حصہ میں جناب صدر فرماتے ہیں۔

"ہمارا کوئی جماعتی فعل خواہ وہ کتنا ہی مذہبی کیوں نہ ہو۔ اس سیاسی مقصد کو ہمیشہ پیش نظر رکھے گا۔ کہ کیونکر دنیا میں خلافت الٰہی قائم کی جائے؟"

بے شک دنیا میں "خلافت الٰہی کے قیام" کا مقصد نہایت بلند اور رفیع الشان ہے۔ لیکن میری دانست میں اہل حدیثوں کی مندرجہ بالا حالت ہرگز اجازت نہیں دیتی۔ کہ یہ بلند مقصد ان سے وابستہ گردانا جائے۔ کون عقلمند سسکیاں لینے والے نیم مردہ کے سپرد بلند ترین قلعہ پر پرچم فتح لہرانے کا کام کر دے گا؟ خلافتِ الٰہی کو خود اللہ تعالیٰ قائم کرتا ہے۔ اگر سب انسان فرشتے بھی بن جائیں۔ تب بھی خود خلیفہ منتخب نہیں کر سکتے۔ خدا تعالیٰ ہی خلیفہ بناتا اور اس کے ذریعہ سے خلافت الٰہی کو زمین پر قائم کرتا ہے۔ روز اول سے ایسا ہی ہوتا آیا ہے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی خلافت کے قیام کے لئے احمد جری اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو برگزیدہ فرمایا ہے۔ اس کا اعلان بھی فرما دیا ہے اب نحن نسبح بحمدک ونقدس لک کا ادعا بے جا ہے اپنے بزرگوں کے کارناموں پر ناز کرنا بے فائدہ ہے۔ ساری سعادت اسی میں ہے۔ کہ اس آدم موعود کے ظہور پر فرشتوں کی طرح سربسجود ہو جاؤ۔ اس سے علیحدہ رہ کر، اباء و استکبار اختیار کرکے کبھی فلاح نہ پاؤ گے۔ بلکہ راندۂ درگاہ ہو گے اور روز بروز حالت بدتر ہوتی جائیگی وما علینا الا البلاغ

خاکسار: ابوالعطاء جالندھری

تقرر امیر

سیٹھ سمیع اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ سیٹھ والہ کی تبدیلی کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے

اپنی کوشش کا عملی ثبوت دیا جائے۔ تا کہ جماعت کا بجٹ سال تمام تک پورا ہو جائے۔ سال حال کے ختم ہونے پر بجٹ پورا کرنے والی جماعتوں کے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور برائے دعا پیش کئے جائیں گے۔ پس احباب و عہدہ داران کو کوشش کرنی چاہئیے۔ کہ وہ حضور کی خوشنودی کے حصول کے مستحق ثابت ہوں۔

ناظر بیت المال

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسکہ غلام مرتضےٰ ولد فقیر محمد ذات سید سکنہ بگول خورد تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ٹانڈہ درخواست کی سماعت کے لئے تاریخ ۲۹/۶/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جملہ مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۹-۳-۳

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور (بورڈ کی مہر)

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ ادم سنگھ ولد لکھمن سنگھ ذات کمبوہ سکنہ چک ۱۸ تحصیل و ضلع شیخوپورہ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شاہ کوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۳۰/۵/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر سائل کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۰/۳/۳۹

(دستخط) جناب چودھری مہر چند صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع شیخوپورہ۔ (بورڈ کی مہر)

فارم ۲

فارم نوٹس زیر تحتی ۱۲/۲ دفعہ (۱) دفعہ ۱۳۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ مسکہ حیات محمد ولد الہ دتا ذات نوشاہی سکنہ مندرانوالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور مسمی پنجو لال وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے۔ کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جاوے لہذا جملہ قرضخواہ کو (جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے) بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں بتاریخ ۲۱/۶/۳۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور بتاریخ ۲۱/۶/۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا جب کہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئیے۔ (۲) نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۱/۶/۳۹ کی جائے گی۔ جب کہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئیے۔ مورخہ ۱۲ر اپریل ۱۹۳۹ء

(دستخط) **جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی** چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

کلکتہ ۲۴ اپریل معلوم ہوا ہے۔ کہ سبھاش بابو بھی ورکنگ کمیٹی کی تشکیل کا معاملہ گاندھی جی کے سپرد کریں گے سیاسی حلقوں میں اس امید کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ اب نہ صرف ورکنگ کمیٹی کے متعلق ہی فیصلہ ہو جائے گا۔ بلکہ وہ تعطل بھی ختم ہو جائے گا جو کانگرس میں پیدا ہو چکا ہے

پٹنہ ۲۴ اپریل - بہار پراونشل کانگرس ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ کانگرس کا آئندہ اجلاس پھلواڑی میں کیا جائے جو پٹنہ سے چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے

حیفہ ۲۳ اپریل - پولیس نے مقامی جرمن نوآبادی میں ایک جرمن دکان پر چھاپہ مارا اور وہاں سے بہت سا اسلحہ برآمد کیا۔ جس میں بم اور بندوقیں برآمد ہوئیں اس کے علاوہ برطانیہ اور یہودیوں کے خلاف بھی بہت سا مواد برآمد ہوا۔

نیویارک ۲۳ اپریل بین الاقوامی نمائش میں فائر پروف گلاس انڈسٹری کی بلڈنگ کو آگ لگ گئی۔ نقصان کا اندازہ ۲ لاکھ پونڈ کے قریب ہے

قاہرہ ۲۴ اپریل حکومت مصر نے جرمنی کے سوالات کے جواب میں لکھا ہے کہ جہاں مصر اپنے اتحاد کو قائم رکھنے پر مصر ہے۔ وہاں وہ جارحانہ حملہ کو روکنے کے متعلق ایک پیکٹ کا بھی خیر مقدم کریگا۔

ٹوکیو ۲۴ اپریل - جاپانی اخبارات میں حکومت برطانیہ پر الزامات لگائے گئے ہیں۔ کہ وہ چین کی مدد کر رہی ہے۔ ایک اخبار اس پر رائے زنی کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ اس امر کو باور کرنے کے لئے بہت سی وجوہ ہیں۔ کہ جاپان و برطانیہ میں ایک نہ ایک دن جنگ ہو کر رہے گی۔

جبرالٹر ۲۴ اپریل - سرکاری گزٹ میں اعلان ہوا ہے۔ کہ جبرالٹر سے اشیائے خوردنی کی بعض قسموں کی برآمد گورنر کی طرف سے جاری شدہ لائسنس کے بغیر ممنوع قرار دی گئی ہے۔ اس حکم کا مقصد یہ ہے کہ بہم رسانی کے کنٹرولر کی خواہش کے مطابق ہر وقت جبرالٹر میں اشیائے خوردنی کی کافی مقدار رہے تاکہ جنگ شروع ہونے پر کسی قسم کی دقت محسوس نہ ہو

لنڈن ۲۳ اپریل کل برطانوی جہاز "دائسرائے آف انڈیا" نے بمبئی کو روانہ ہونا تھا۔ لیکن حکومت برطانیہ کے احکام سے اس میں مسافروں کی ریزرو شدہ سیٹیں منسوخ کر دی گئیں۔ حکومت کی خواہش ہے کہ اس جہاز کو فوجی خدمات کے لئے استعمال کرے۔

کوئٹہ ۲۴ اپریل - بوٹانی قبیلہ کے بعض لوگ اور ان کے سوداگروں کے بھیس میں فورٹ سنڈیمن گئے۔ وہاں ایک تاجر نے اپنے بیٹے کو لاری دے کر ان کے ساتھ بھیج دیا تاکہ وہ خریداران سے سودا طے کرے۔ لاری ابھی شہر سے تین میل کے فاصلہ پر گئی تھی کہ قبائلی ڈرائیور اور تاجر کے بیٹے کو اغوا کر کے افغانستان کی سرحد کی طرف بھاگ گئے شہر میں اس واقعہ سے بہت سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔

الہ آباد ۲۴ اپریل - بنگال کے ایک کانگرسی نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی اور آچاریہ کرپلانی کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے ایک بہاری ممبر نے عدالت کے فیصلہ تک سی۔ پی کے وزیر مسٹر مصرا کو علیحدہ کر دیئے جانے کے ریزولیوشن کو پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔

نئی دہلی ۲۴ اپریل - ویر ساورکر نے مسٹر روزویلٹ صدر جمہوریہ امریکہ کو ایک تار بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ اگر آپ کا ہٹلر کو ارسال کردہ پیغام درحقیقت غیر جانبدارانہ اور آزادی و جمہوریت کو فوجی زبردستی کی دست برد سے محفوظ رکھنے کی سچی خواہش پر مبنی ہے تو برطانیہ سے بھی مطالبہ کیجئے کہ وہ اسلحہ جات کے ساتھ قائم شدہ اقتدار سے دست بردار ہو کر ہندوستان میں آزادانہ خود مختار آئین رائج کر دے ہندوستان کو بھی بین الاقوامی انصاف حاصل کرنے کا کم از کم اتنا حق تو حاصل ہے جتنا دنیا کی دیگر چھوٹی چھوٹی اقوام کو۔

ٹراونکور ۲۴ اپریل - گاندھی جی نے "ہریجن" میں ٹراونکور ریاست کی نازک صورت حالات کے متعلق ایک مضمون لکھا تھا۔ یہاں کے سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ یہاں ایسی صورت حالات پیدا نہیں ہوئی۔ کہ کسی قسم کی تحقیقاتی کمیٹی بٹھانے کی ضرورت محسوس ہو۔ گاندھی جی نے ججوں کی غیر جانبداری کے متعلق جو ریمارکس کئے ہیں۔ ان پر یہاں بہت احتجاج کیا جا رہا ہے۔ اور اس امر پر زور دیا جا رہا ہے کہ حکومت کسی انکوائری کے لئے بیرون ریاست کے ججوں کو ہرگز نہ مقرر کرے

رومانیہ ۲۴ اپریل - رومانیہ نے ہٹلر کے اس سوال کے جواب میں کہ رومانیہ کو جرمنی سے خطرہ ہے یا نہیں لکھا ہے کہ اس کا جواب جرمنی ہی بہتر دے سکتا ہے

چنگ کنگ ۲۴ اپریل - چینی افواج کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے کیانگسی کے محاذ پر بہت سی فتوحات حاصل کر لی ہیں۔ اور اب وہ نانچنگ کے مغربی نواح میں پہنچ گئی ہیں۔ اس کے مغرب میں انہوں نے ہوپی اور ہونان کی سرحد پر اچانک حملہ کر کے تنگ شان پر قبضہ کر لیا ہے۔ ایک اور چینی دستہ جنوب سے نانگ چیاؤ کی طرف بڑھ رہا ہے۔

برلن ۲۴ اپریل - وزیر خارجہ یوگوسلاویہ ۲۶ اپریل کو یہاں آ رہے ہیں ان کی آمد پر ان پر مزید دباؤ ڈالا جائے گا۔ ہنگری اور بلگیریا جرمنی اور اٹلی کے اتحاد میں شامل ہو۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ یوگوسلاویہ کو دوسرا چیکوسلاویکیہ بنایا جائے گا اور وہاں جرمن اقلیتوں کا سوال اٹھایا جائے گا یوگوسلاویہ کا وزیر خارجہ کوشش کریگا کہ اسے غیر جانبدار رہنے دیا جائے۔

کلکتہ ۲۴ اپریل - ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر بوس نے کہا کہ ہندوستان کے لوگوں کو اس قسم کی تربیت دی جانی چاہئے کہ اگر اس ملک کو کسی امپیریلسٹ جنگ میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے تو وہ مزاحمت کر سکے۔ یورپ کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ عالمگیر جنگ ناگزیر ہے۔ ہندوستان کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اور مکمل آزادی حاصل کرنی چاہئے۔

راجکوٹ ۲۴ اپریل آج صبح گاندھی جی کے پوتے مسٹر کانتی لال گاندھی کی شادی کی رسومات ادا ہوئیں۔ شادی ٹراونکور کے ایک کانگرسی لیڈر کی لڑکی سے ہوئی ہے۔

لاہور ۲۴ اپریل - ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ کی کوٹھی پر چند سرکردہ دکلاء کی ایک میٹنگ پنجاب گورنمنٹ کے زرعی قوانین پر گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی روشنی میں غور کرنے کے لئے منعقد ہوئی جس میں منی لینڈرز رجسٹریشن ایکٹ کے متعلق بیان کیا گیا کہ یہ ناجائز ہے کیونکہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۱۰۷ کے ماتحت گورنر جنرل سے اس کی منظوری نہیں لی گئی۔ بنامی بل کے متعلق قرار دیا گیا کہ یہ بل گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۲۹۸ کے ماتحت ناجائز ہے۔

لکھنؤ ۲۴ اپریل - آج یو پی اسمبلی میں ٹیننسی بل جو ۲۰ اپریل ۱۹۳۸ء کو پیش کیا گیا تھا۔ بغیر ڈویژن کے پاس ہو گیا۔ بل پر بحث کے دوران میں تین ہزار ترامیم پیش کرنے کے نوٹس دیئے گئے مگر ان میں سے ۸۰۵ پیش کی گئیں۔ ۲۷۰ پاس ہو گئیں اور باقی مسترد کر دی گئیں۔

بمبئی ۲۴ اپریل - مشرق بعید کی طرف جاتے ہوئے ۵۰۰ یہودی آج بمبئی وارد ہوئے۔ ان میں سے ۱۱۶ یہودی ہندوستان اتر گئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے متعلق مطلوبہ ضمانت پیش کر دی ہے

بنگلور ۲۴ اپریل - میسور گورنمنٹ نے ۱۱۳ اور کانگرسی ممبروں کا اسمبلی سے استعفیٰ منظور

دمشق کے ایک ایڈیٹر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی بیعت میں

قادیان ۱۵ اپریل۔ آج بعد نماز عصر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر دمشق کے ادیب جناب عبدالعزیز آفندی نے بیعت کی۔ حضور نے عربی زبان میں ان سے بیعت لی۔ اور بعد ازاں تھوڑی دیر تک عربی میں ان سے گفتگو بھی فرمائی۔

ادیب موصوف دمشق کے ایک رسالہ کے ایڈیٹر ہیں۔ ۱۹۲۵ء میں جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس کو بلاد عربیہ میں تبلیغ کے لئے روانہ فرمایا۔ تو ادیب عبدالعزیز صاحب ان سے ملے۔ اور عرصہ تک باہم مذہبی گفتگو ہوتی رہی۔ ایک روز انہوں نے خواب دیکھا کہ گویا دو سیڑھیاں ہیں ایک چھوٹی اور ایک بڑی جو مکان کی چھت تک پہونچتی ہے۔ انہوں نے اس خواب کا اسی وقت تذکرہ کیا۔ اور گزشتہ دنوں جمیعۃ الناطقین بالعربیہ قادیان کے ایک جلسہ میں جناب شاہ صاحب نے ان کے اس خواب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بڑی سیڑھی کی طرف آنے کی دعوت دی۔

ادیب عبدالعزیز آفندی کا بعض وجوہات سے لاہوری گروہ سے تعلق رہا ہے اب اللہ تعالیٰ نے ان کو جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق بخشی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت اور اخلاص عطا فرمائے۔ آمین

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں مجلس خدام الاحمدیہ کی مساعی

قادیان کے احمدی ناخواندگان کی تعلیم کا انتظام

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ اپریل ۱۹۳۹ء میں ارشاد فرمایا تھا۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے تمام احمدی ناخواندگان کی تعلیم کا انتظام کرے۔ اور اس کے متعلق مکمل سکیم بنا کر حضور کی خدمت میں تین دن کے اندر پیش کی جائے۔

مجلس خدام الاحمدیہ نے حضور انور کے اس ارشاد کی تعمیل میں تمام محلوں کے ناخواندگان کو شمار کیا۔ اور ان کے متعلق ہر قسم کی معلومات فراہم کیں۔ محلہ دار الرحمت اور دار الفضل میں تعلیم کا کام شروع ہو چکا ہے۔ باقی محلوں میں ذکور ناخواندگان کی تعداد ۲۹۸ معلوم ہوئی ہے۔ جن کو ان کی فرصت کے اوقات اور مضامین کی تقسیم کے لحاظ ۱۲۸ فریقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور ہر فریق کے لئے معلم مقرر کر دیا گیا ہے۔ جن محلوں میں کافی معلمین نہیں مل سکے۔ ان میں دوسرے محلوں سے انتظام کر لیا گیا ہے۔ ان ناخواندگان کو ایک معین مدت کے اندر اندر قرآن کریم ناظرہ نماز باترجمہ اور اردو لکھنا پڑھنا سکھایا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ ہر محلہ میں نگران بھی مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ وقتاً فوقتاً تعلیم کی ترقی اور مجلس کی مساعی احباب کی خدمت میں الفضل کے ذریعہ سے پیش ہوتی رہیں گی۔

امید ہے کہ متعلمین اور معلمین مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ پوری مستعدی کے ساتھ تعاون کر کے مجلس کو موقعہ دیں گے۔ کہ کام عمدگی کے ساتھ تکمیل کو پہونچا سکے۔ وباللہ التوفیق۔ یہ سکیم حضور کی خدمت میں پیش کر کے منظوری حاصل کر لی گئی ہے۔

جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

بزم "الفضل" سے بچھڑے ہوئے دوستوں کی خدمت میں

ضروری گزارش

برادران! آپ تھوڑا ہی عرصہ قبل "الفضل" کا باقاعدہ مطالعہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ پھر کسی تحت مجبوری کی وجہ سے آپ نے "الفضل" سے جدائی اختیار کی۔ اب یہ پرچہ ہدیۃً آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوا گزارش کرتا ہوں کہ "الفضل"

(۱) وہ اخبار ہے جس کی بنیاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مبارک ہاتھوں سے پڑی۔ اور اسے حضور کی ادارت میں شائع ہونے کا فخر حاصل ہوا

(۲) جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات ملفوظات اور تقاریر احباب جماعت تک پہونچاتا ہے۔

(۳) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خیر و عافیت اور حالات۔ بزرگان جماعت احمدیہ علماء و مبلغین کے متعلق اطلاعات۔ اہم مرکزی واقعات اور سلسلہ کے اہم کاموں سے احمدی احباب کو باخبر رکھتا ہے۔

(۴) سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مجاہدین کی تبلیغی رپورٹیں جماعت تک پہونچا کر ان میں بیداری اور قوت عمل پیدا کرتا ہے۔

(۵) بزرگان جماعت کے مذہبی اور تربیتی مضامین۔ سلسلہ کے خلاف مخالفین کی غلط بیانیوں کی تردید۔ اور ان کے اعتراضات کے جواب شائع کرتا ہے۔

(۶) ہندوستان اور غیر ممالک کے اہم سیاسی اقتصادی اور معاشرتی حالات اور واقعات کا مرقع پیش کرتا ہے۔

پس آپ سمجھ سکتے ہیں کہ "الفضل" سے محرومی گویا ان تمام باتوں سے محرومی ہے جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ ان حالات میں کیا آپ کا فرض نہیں کہ آپ ان تمام چیزوں کے حصول کے لئے ممکن سے ممکن کوشش کر کے الفضل اپنے نام جاری کرا کر اس کا باقاعدہ مطالعہ کریں۔

جو دوست باوجود انتہائی کوشش اور سعی کے روزانہ "الفضل" خریدنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں۔ وہ کم از کم "الفضل" کا خطبہ نمبر ضرور خریدیں کیونکہ اب

"الفضل" کے خطبہ نمبر کی قیمت

برائے نام یعنی اڑھائی روپے سالانہ کر دی گئی ہے۔ اتنی تھوڑی قیمت کے ہوتے ہوئے "الفضل" کے خطبہ نمبر سے محروم رہنا یقیناً ایک بہت بڑی نعمت سے منہ موڑنے کے مترادف ہے۔

پس آپ کو چاہئے کہ آپ اولین فرصت میں "الفضل" کی خریداری قبول فرمائیں۔ روزانہ "الفضل" کی قیمت پندرہ روپے سالانہ اور خطبہ نمبر کی قیمت اڑھائی روپے سالانہ ہے۔ آپ کو قیمت کی ادائیگی میں بھی ہم ہر ممکن سہولت دینے کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ جو دوست یکمشت قیمت ادا نہ کر سکتے ہوں۔ وہ قسط وار سوا روپیہ ماہوار بذریعہ منی آرڈر۔ یا بذریعہ دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ بھیج سکتے ہیں۔

آپ کی طرف سے عملی جواب کا منتظر

خاکسار۔ مینجر "الفضل" قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۶ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ

انگلستان میں تعدد ازدواج کا کامیاب تجربہ

ولایت کے اخبارات میں ایک بیکار مزدور کا واقعہ نہایت نمایاں طور پر شائع ہوا ہے۔ اس نے دو شادیاں کر رکھی تھیں۔ ایک بیوی کے بطن سے پانچ۔ اور دوسری سے ایک بچہ تھا۔ اور یہ تمام کا تمام کنبہ ایک ہی مکان میں رہتا تھا۔ اور باوجود مرد کی بیکاری کے نہایت مسرت و شادمانی کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ کہ پولیس کو علم ہوا۔ اور اس نے تعدد ازدواج کے جرم میں غریب James Charles Andow کا چالان کر دیا۔ اس نے تمام واقعات من وعن بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں نے پہلے ۱۹۲۵ء میں ایک عورت سے شادی کی لیکن کچھ عرصہ بعد اُسے اپنے کام کاج کے سلسلہ میں اپنی بیوی سے علیحدہ شہر Salisbury میں رہنا پڑا۔ جہاں اس نے ایک اور عورت سے شادی کر لی۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد وہ اپنی دوسری کو پہلی بیوی کے پاس لے آیا۔ اور دونوں کو حقیقت حال سے آگاہ کر دیا۔ جس پر دونوں نے متفقہ طور پر کہا۔ کہ وہ ایک کھلا مکان کرایہ پر لے لے جس میں وہ اکٹھی رہ سکیں۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اور وہ دونوں ایک ہی مکان میں اس کے ساتھ رہنے لگیں۔

مقدمہ کے دوران میں اس نے بیان کیا۔ اس میں کوئی مبالغہ نہیں۔ کہ ہم باہم نہایت محبت و پیار کے ساتھ رہ رہے ہیں۔ اور ہم میں کوئی جھگڑا۔ یا بغض و عناد نہیں۔ اس وقت میری آمدنی کوئی نہیں۔ صرف پینتالیس شلنگ فی ہفتہ وظیفہ بیکاری کے طور پر ملتے ہیں۔ اور اس رقم کا ایک ایک حبہ گھر کے اخراجات پر صرف ہوتا ہے۔ البتہ دوسری بیوی کی کچھ ذاتی آمدنی بھی ہے۔ جس میں سے وہ ایک حصہ مشترکہ اخراجات پر بھی صرف کرتی ہے۔ دونوں کو اکٹھا رکھنے کے وقت میں نے اپنے ذمہ یہ فرض قرار دے لیا تھا۔ کہ دونوں کے لئے ایک دوسری سے حسد و رقابت کی کوئی وجہ نہ پیدا ہونے دوں گا۔ ان کے سونے کے کمرے علیحدہ علیحدہ ہیں۔

پولیس نے اس کی پہلی بیوی کو گواہ استغاثہ کے طور پر پیش کرنا چاہا۔ مگر اس نے اپنے خاوند کے خلاف ایک لفظ بھی کہنے سے انکار کر دیا۔

یہ تمام واقعات سننے کے بعد عدالت نے کہا۔ کہ میں نے تعدد ازدواج کے کئی کیس سُنے ہیں۔ لیکن تم پہلے آدمی ہو جس نے دوسری شادی کے بعد پہلی بیوی اور اس کے بچوں کی نگہداشت اپنے ذمہ رکھی۔ ورنہ عام طور پر اُسے نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اور اس لئے میں تمہیں چھوڑ دینا چاہتا ہوں۔ اور صرف تین یوم کی قید کا حکم دیتا ہوں۔ جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ تم ابھی رہا کر دیئے جاؤ۔

یورپ میں بلکہ اس کی دیکھا دیکھی ہندوستان میں بھی تعدد ازدواج کو نہایت معیوب اور خانگی مسرتوں کے لئے زہر قاتل سمجھا جاتا ہے۔ اور اسے تہذیب و تمدن کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔ غیروں کا تو کیا کہنا خود مسلمان نوجوان اور تعلیم یافتہ نوجوان اسے زمانۂ جاہلیت کی یادگاروں میں سے ایک یادگار سمجھتے ہیں۔ اور اس ذہنیت کا اصل باعث دراصل تعدد ازدواج کے واقعات کی ناکامی ہے تعدد ازدواج کی مثالوں میں سے اکثر کا انجام چونکہ اچھا نہیں ہوتا بالخصوص عورتوں کے حق میں۔ اس لئے اسے معیوب سمجھا جانے لگا ہے۔ اور بجائے اس کے کہ اس فطرت کے مطابق اصل کی ناکامی کے اسباب و علل پر غور کر کے ان کی اصلاح کی کوشش کی جائے۔ عوام الناس اپنی کوتاہ نظری کی وجہ سے اس اصل کو ہی بُرا سمجھنے لگ گئے ہیں۔ بات یہ ہے۔ کہ کوئی چیز اپنی ذات میں کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو۔ اگر اس کا استعمال صحیح رنگ میں نہ کیا جائے۔ تو نتیجہ درست نہیں نکل سکتا۔ یہی حال مسئلہ تعدد ازدواج کا ہے اسلام نے جو کہ انسانی فطرت کے عین مطابق مذہب ہے۔ اسے جائز رکھا ہے۔ لیکن بعض نہایت اہم اور ضروری شرائط کے ساتھ۔ اب اسے اختیار کرنے والے عام طور پر ان شرائط کو تو نظر انداز کر دیتے ہیں اور پھر اس تجربہ کی ناکامی کو دیکھ کر اس کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ انگلستان کا مذکورہ بالا واقعہ اس بات کا بین ثبوت ہے۔ کہ اسلام کے پیش کردہ شرائط کے ساتھ تعدد ازدواج کی کامیابی یقینی ہے۔ مسٹر Charles Andow کا بیان ہے۔ کہ دو بیویاں رکھنے کے ساتھ ہی اس نے اس بات کا عزم مصمم کر لیا۔ کہ وہ دونوں میں کوئی وجہ رقابت و حسد پیدا نہیں ہونے دیگا۔ گویا پورا پورا انصاف کرے گا۔ دراصل یہی چیز اس کے تجربہ کی کامیابی کی ضامن ہوئی۔ عام طور پر ایک سے زیادہ شادیوں کی ناکامی کی بہت بڑی وجہ یہی ہوتی ہے۔ کہ مرد جذبات کے تابع ہو کر دو بیویوں کے ساتھ مساوی سلوک کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ وہ کسی نہ کسی جانب جھک کر اس کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھتے ہیں۔ اور یہ چیز چونکہ دوسرے فریق کے لئے انتہائی اشتعال قلبی اور ذہنی اذیت۔ اور دماغی توازن کو کھو دینے والی ہوتی ہے۔ اس لئے وہ اپنے جذبات کی وجہ سے بے قابو ہو کر اس گھر کے آرام و آسائش۔ اور اس کی راحتوں کو برباد کر دیتی ہے۔ چونکہ اسکی راحتیں برباد ہو جاتی ہیں اس لئے وہ اس گھر کو مشتعل رزمگاہ کی صورت میں تبدیل کر دیتی ہے۔ اور دیکھنے والے کہتے ہیں۔ کہ تعدد ازدواج اہلی زندگی کی مسرتوں کے لئے سم قاتل کا حکم رکھتا ہے اور اس کی تہ تک پہنچنے کی کوشش کوئی نہیں کرتا۔

مسٹر Charles Andow کے اس کیس کا فیصلہ کرنے والے جج نے بھی اپنے وسیع تجربہ کی بناء پر اسکی طرف اشارہ کیا ہے اور ایک ہی فقرہ میں تعدد ازدواج کی تلخیوں اور خرابیوں کے اسباب و علل بیان کر دیئے ہیں۔ یعنی یہ کہ تم پہلے آدمی ہو۔ جس نے دوسری شادی کے بعد پہلی بیوی اور اس کے بچوں کی نگہداشت اپنے ذمہ رکھی۔ ورنہ انہیں عام طور پر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جس عورت کو خصوصاً اس صورت میں کہ وہ بچوں کی ماں ہو۔ اسطرح نظر انداز کر دیا جائے۔ وہ اس سبب کو جو اس بے اتفاقی اور بے اعتنائی کا باعث ہو۔ کیونکر اچھا سمجھ سکتی ہے۔ اور اس کے متعلقین بلکہ بے تعلق لوگ بھی اس طریق ظلم کے بعد اس علت کی حمایت کس طرح کر سکتے ہیں۔ اسی طرح مسٹر Andow نے علیحدہ علیحدہ خوابگاہوں کا جو انتظام کیا۔ وہ بھی اسلامی تعلیم کے مطابق اور اس کی کامیابی کا بہت بڑا موجب ہوا۔ پھر اسلام نے اور بھی کئی ایک باتیں بیان کی ہیں۔ جن پر عمل کر کے انسان ان نقائص سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ جو بصورت دیگر تعدد ازدواج کے نتیجہ میں پیدا ہونے لازمی ہیں اور جب ایک دو باتوں کو مدِ نظر رکھنے سے تعدد ازدواج کو آرام و آسائش کا موجب بنایا جا سکتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ اسلام کی تفصیلی ہدایات کے پیش نظر رکھنے والا کسی پریشانی میں مبتلا ہو سکے حقیقت یہی ہے۔ کہ تعدد ازدواج کا مسئلہ انسانی فطرت کے عین مطابق ہے۔ اور دنیا میں بد اخلاقیوں اور بد اطواریوں کو ناپید کرنے کا موجب۔ کوئی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ انسانی زندگی میں ایسے امکانات بکثرت پیدا ہو سکتے ہیں۔ کہ اس کے لئے دوسری شادی کے سوا چارہ نہیں رہتا۔ لیکن چونکہ ایسا کرتے وقت اسلام کی ہدایات کو پیش نظر نہیں رکھا جاتا۔

دُنیا میں خودکشی کی وارداتیں کیوں بڑھ رہی ہیں؟

اباحت اور لامذہبیت قوموں کو گھن کی طرح کھا جاتی۔ اور سوسائٹی میں ہزاروں قسم کی بُرائیاں پیدا کر دیتی ہے۔ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے قائل نہیں۔ جو ہستی باری تعالیٰ کے اس نظریہ کو جو مذہب پیش کرتا ہے۔ ایک واہمہ سے بڑھ کر حقیقت نہیں دیتے۔ وہ بھی جب دُنیا میں ظلم و ستم کا دور دورہ دیکھتے ہیں۔ جب لوگوں کو بد اخلاقی کا ارتکاب کرتے ہوئے پاتے ہیں۔ تو ان کی زبان سے یہی نکلتا ہے۔ کہ خدا کے وجود کو تسلیم کرنے کا عقیدہ دنیا میں اصلاح کرنے اور امن قائم رکھنے میں بہت حد تک ممد ہے۔ در اصل مذہب کی پابندی کرنے والے کو خیال ہوتا ہے۔ کہ اگر میں نے کوئی ناروا حرکت کی۔ تو خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ سے پرسش ہوگی اور چونکہ وہ ایک دن اپنے آپ کو اس کے حضور یقینی طور پر پیش ہونے والا سمجھتا ہے۔ اس لئے بے باکی اور دلیری سے گناہوں کا ارتکاب نہیں کرتا۔ اور اگر نفس کے ہاتھوں مجبور ہو کر کرے۔ تو ندامت محسوس کر کے اپنے عیب کو دُور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں وہ شخص جو لامذہب ہو۔ وہ دلیری سے ہر برائی کا ارتکاب کرتا۔ یا کم سے کم اس کے دل میں ارتکاب معاصی کے متعلق کوئی حجاب نہیں ہوتا۔ وہ سمجھتا ہے جب مجھے کوئی پوچھنے والا نہیں تو کیوں نہ میں من مانی کارروائی کروں اور اس چند روزہ حیات کو عیش و عشرت میں بسر کروں۔

پس لوگوں کی اصلاح اور قیام امن کے لئے مذہب کی نگرانی اشد ضروری ہے۔ اور اسی سے قلبی اطمینان اور سکون حاصل ہوتا ہے۔ اس وقت یورپین ممالک ترقی کے انتہائی درجہ پر پہونچے ہوئے ہیں۔ علوم و فنون کا گہوارہ اور سائنس کی نت نئی ایجادات کے منبع ہیں۔ آرام و آسائش کے تمام دنیوی سامان انہیں میسر ہیں لیکن چونکہ ان سے مذہب کی گرفت ڈھیلی ہو چکی ہے۔ اس لئے باوجود ہر قسم کے ساز و سامان کے عام طور پر لوگوں کے دلوں میں وہ اطمینان اور تسلی نہیں جو ہر مشکل کو پرکاہ جتنی وقعت نہیں دیتی۔ بلکہ ایسے لوگوں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے جو ذرا ذرا سی بات پر نا امیدی کا شکار ہو جاتے۔ اور مصائب کا مقابلہ کرنے کی قوت نہ رکھتے ہوئے خودکشی کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں۔

خودکشی کیا ہے اس بات کا عملی اعلان کہ ایسا انسان مصائب اور مشکلات سے شکست کھا چکا ہے اور اب اس کے لئے سوائے اس کے اور کوئی صورت نہیں۔ کہ زندگی کا خاتمہ کر کے خس کم جہاں پاک کا مصداق بن جائے۔ لیکن جس انسان میں مذہبی روح پائی جائے۔ خدا پر قوی ایمان ہو خودکشی کا خیال تک اس کے دل میں نہیں آ سکتا۔ کیونکہ وہ یقین رکھتا ہے کہ مشکلات کیا چیز ہیں میرا خدا میری مدد کرے گا۔ اور میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ اور اگر میں اپنے مقصد میں کامیاب نہ بھی ہوا۔ تو بھی میں یہی سمجھوں گا۔ کہ میرے مولیٰ کے نزدیک میرے لئے وہی بہتر تھا۔ جو اس نے کیا۔ اور جو میں بہتر سمجھتا تھا۔ وہ نقصان دہ تھا۔ چونکہ یہ ایمان اور یقین مذہب ہی پیدا کر سکتا ہے۔ اس لئے جن ممالک میں مذہب کو خیرباد کہہ دیا گیا ہے۔ یا بطور رسم باقی رہ گیا ہے۔ ان میں نا امیدی اور مایوسی کا شکار ہو کر خودکشی کرنے والوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ چنانچہ انگلستان اور ویلز میں ہر سال پانچ چھ ہزار کے درمیان لوگ خودکشی کا ارتکاب کرتے اور تقریباً اسی قدر لوگ خودکشی کی کوشش کرتے ہیں۔ گو کامیاب نہیں ہو سکتے۔ گویا ہر سال بارہ ہزار کے قریب افراد مر جانے کے لئے مختلف قسم کی حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں۔ گزشتہ ساٹھ سال کے اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں۔ کہ خودکشی کرنے والوں کی رفتار بتدریج زیادہ ہو رہی ہے۔ بالخصوص انگلستان اور یورپ کے دوسرے ممالک میں یہ رفتار خطرناک حد تک پہونچ چکی ہے۔ انگلستان میں آج سے ساٹھ سال قبل دس لاکھ میں سے ایک سو پانچ افراد خودکشی کرتے تھے۔ مگر اب یہ تعداد دوگنی ہو چکی ہے اعداد و شمار سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ عورتیں بھی خودکشی کرتی ہیں۔ گو ان کی تعداد مردوں کی نسبت کم ہوتی ہے۔

لوگوں میں عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے۔ کہ شدید غربت اور افلاس ہی خودکشی کا محرک ہوتا ہے۔ مگر یورپین ممالک کی خودکشیاں اس نظریہ کو سو فی صدی درست ثابت نہیں کرتیں کیونکہ خودکشی کرنے والوں میں بعض اچھے متمول اور کھاتے پیتے انسان بھی ہوتے ہیں۔ انگلستان کے علاوہ جاپان میں بھی خودکشیوں کی وارداتیں بکثرت ہوتی رہتی ہیں۔ بلکہ وہاں خودکشی کرنے والے کو بہادر اور قابلِ تعریف قرار دیا جاتا ہے۔

غرض حالات بتا رہے ہیں۔ کہ وہ ممالک جو اپنے آپ کو تہذیب و تمدن کی چوٹی پر پہونچا ہوا سمجھتے ہیں۔ اور ساری دنیا کو فتح کر کے اس پر غلبہ پانے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ ان میں روز بروز ایسے لوگوں کی تعداد بڑھ رہی ہے جو معمولی معمولی تکالیف اور مشکلات پر فتح نہیں پا سکتے۔ اور اپنے آپ کا خاتمہ کر لیتے ہیں۔ مدبر لوگ اسے بہت بڑا خطرہ سمجھتے اور اس کے تدارک کے لئے متفکر ہیں۔ مگر جب تک ان ممالک کی توجہ مذہب کی طرف نہ ہوگی۔ اور وہ سچے مذہب کے پیرو نہ بن جائینگے اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاک کرنے کی وبا بڑھتی ہی جائے گی۔ اور اس کی وجہ جیسا کہ بتائی جا چکی ہے۔ یہ ہے کہ اس قسم کی مشکلات کے مقابلہ کی قوت انسان میں اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب اسے یہ یقین اور وثوق ہو۔ کہ میرا ایک قادر و مقتدر خدا ہے جو نیست سے ہست کر سکتا۔ اور مردہ کو زندہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ جس نے بے شمار ستاروں اور سورج اور چاند کو بغیر کسی ستون کے آسمان پر لٹکا رکھا ہے۔ جس کی طاقت و قوت کی ہمہ گیری نے آسمان و زمین کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ لیکن اگر یہ وثوق اور یقین کسی دل میں نہیں تو مصائب کے اوقات میں اسے کوئی جائے پناہ نظر نہیں آتی۔ اور وہ اپنے آپ کو ہلاک کر دینے کے سوا اور کوئی علاج نہیں دیکھتا۔ لیکن ظاہر ہے کہ اس قسم کا ایمان انبیاء کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں ہی پیدا ہو سکتا ہے وہی مس خام کو طلا [illegible]۔ اور انسان کو زمین سے اٹھا کر آسمان کا تارہ بنا سکتے ہیں۔ ان کی [illegible]۔ ان کا اسوہ اور وہ تازہ بتازہ نشانات جو ان کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ ظاہر کرتا ہے۔ لوگوں کے ایمان کو ہر لحظہ بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ اور وہ ایسی حالت میں بھی مایوسی کو کفر سمجھتے ہیں۔ جب وہ موت کو اپنے سامنے منہ کھولے کھڑے دیکھتے ہیں۔ مگر یہ ایمان چونکہ اہل یورپ کو میسر نہیں اس لئے خودکشی کی وارداتوں کا بھی ان میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اہل یورپ اس خطرہ کو اگر دور کر سکتے ہیں۔ تو صرف اس صورت میں کہ وہ لامذہبیت کو دُور کر کے مذہبی احکام پر عمل اپنا دستور قرار دیں۔
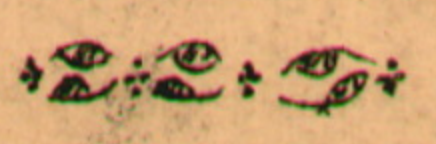
ویدک لٹریچر اور ذبیحہ گائے

ہندوؤں کی مسلمہ مذہبی کتب میں جانوروں کی قربانی کا ذکر

۲

ویدک لٹریچر اور بیل کی قربانی

بیل کی قربانی بھی ویدک لٹریچر سے بخوبی ثابت ہے۔ بطور نمونہ چند حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ رگوید منڈل ۱۰۔ سوکت ۲۸۔ منتر ۳

अद्रिणा ते मन्दिन इन्द्र तूयान
सोमान पिबसि त्वमेषां
पचन्ति ते वृषभान अत्सि तेषां

ترجمہ۔ اے اندر دیوتا خوش کرنیوالے سوم رس کو یگیہ کرنے والے لوگ تیرے لئے نکالتے ہیں اور تو اس سوم کو پیتا ہے اور وہ یجمان تیرے لئے بیلوں کو پکاتے ہیں۔ اور تو ان بیلوں کو کھاتا ہے۔

پھر اندر دیوتا رگوید منڈل ۱۰۔ سوکت ۸۶۔ منتر ۱۴۔ میں فرماتے ہیں:۔

उक्षणो हि मे पञ्चदश
साकं पचन्ति विंशतिम्

ترجمہ۔ یگیہ کرنے والے لوگ میرے لئے اکٹھے پندرہ اور بیس بیل پکاتے ہیں۔ اور میں ان بیلوں کو کھاتا ہوں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس زمانے میں وید بنائے گئے۔ اس وقت ویدک دھرمی درجنوں بیل ذبح کرتے تھے۔ اور ان کے گوشت کی تقسیم کے متعلق اصول مقرر تھے۔ ملاحظہ ہو۔ اتیرے براہمن ادھیائے ۳۱

अथातः सवनीयस्य पशोः

ترجمہ۔ اب یہاں سے حیوان کی تقسیم شروع ہوتی ہے۔ ہم اس کے حصوں کو بیان کرتے ہیں۔ اس کے اگلے دونوں جبڑے اور زبان پرستوتا نامی براہمن کی ہے (پرستوتا اودگاتا وغیرہ یگیہ کرنے والے براہمنوں کو کہتے ہیں جیسے امام الصلوٰۃ نماز پڑھانے والے کو کہا جاتا ہے) اور باز کی شکل کی اس کی ہوتی چھاتی اودگاتا کی ہے۔ اس کا تالو اور حلق پرتی ہرتا کا ہے۔ دایاں چوتڑ ہوتا کا ہے اور بایاں برہما کا دایاں جنگا میترا ورن کا ہے۔ اور بایاں براہمن اچھنسی کا۔ بیل کا دایاں کندھا اور بایاں پہلو ادھور یو کا ہے اور بایاں اپگاتاؤں کا۔ اس کا دایاں بازو یعنی اگلی ٹانگ کے اوپر کا حصہ نیشٹا کا ہے۔ اور بایاں بازو پوتا کا۔ اس کا دایاں جنگا اچھاواک کا ہے اور بایاں جنگا اگنی دھر کا۔ اس کی اگلی دائیں ٹانگ اتریے کی اور بائیں سدسیہ کی ہے اس کی پیٹھ کا بانس (ریڑھ کا حصہ) اور پیشاب کی تھیلی یہ دونوں گھر والے (قربانی دینے والے) کے ہیں۔ اس کے دونوں دائیں پاؤں گھر والے کو کھانا دینے والے کے ہیں۔ اور دونوں پاؤں گھر والے کی بیوی کے۔ بیل کا ہونٹ گھر والے اور اس کی بیوی کا ہے اور وہ اسے کسی اور کو دے دیں۔ اس کی دم گھر والے کی بیویاں کسی برہمن کو دے دیں۔ حیوان کے کندھوں کے اوپر جو دائیں طرف تین ہنسلی کی ہڈیاں ہیں وہ اور ان کے پاس کا گوشت جو ہے وہ سب گراوستوتا کی ہیں۔ بائیں جانب جو ہڈیاں اور ان کے پاس کا گوشت ہے وہ سب اُنیتا کی ہیں۔ اس کے دل کے پاس کا گوشت شمتا (ذبح کرنے والا) کا ہے۔ اور اس حیوان کا سر سو براہمن کا ہے۔ اور جو براہمن سبتیا کو بلاتا ہے۔ چمڑا اس کا ہے اس کا جو اِڑا بھاگ ہے۔ وہ سب براہمنوں کا حصہ۔ یا پھر اکیلے ہوتا کو ہی دے دو۔ اس طرح اس حیوان کے چھتیس حصے ہو کر یگیہ کو مکمل کرتے ہیں۔ اور چھتیس حروف ہی برتی کے ہیں۔ اور سنورگ بھی چھتیس کی تعداد کے ساتھ گہرا تعلق رکھتا ہے۔ اس طرح حیوان کے چھتیس حصے کرنے والے لوگ جنت کو پا لیتے ہیں۔ یعنی حیوان کے ۳۶ حصے کرنے سے جنت مل جاتی ہے

بیل کی قربانی کا ثبوت اتھرو وید سے بھی ملتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ اتھرو وید کانڈ ۹۔ سوکت ۴۔ منتر ۳

पुमानन्तर्वान्स्थविरः पय
स्वान् वसोः कबन्धमृषभो
बिभर्ति

ترجمہ۔ وہ بیل جو کہ مضبوط طاقتور اور دودھ والا۔ (یعنی جس سے گابھن ہو کر گائیں دودھ دیتی ہیں) اور چربی کی کوہان والا ہے آگ میں ہون کئے ہوئے ایسے بیل کو آگ دیوتا دیوتاؤں والے راستوں سے لے جاتی ہے۔

ایک سوال اور اس کا حل

سوال یہ ہے۔ کہ کیا یہاں پر رشبھ لفظ کے معنی ایشور نہیں ہو سکتے۔ جواب میں گزارش ہے کہ (۱) جی نہیں۔ اس لئے کہ رشبھ کے معنی لغت میں بیل کے ہیں۔ دیکھیو امرکوش صفحہ ۱۷۳ رشبھ بیل کا نام ہے۔ نیز سنسکرت انگلش ڈکشنری زیر لفظ رشبھ Bull لکھا ہے (۲) جو تیسرا منتر پیش کیا گیا ہے اس کے پہلے منتر میں لکھا ہے کہ آگ دیوتا ایسے رشبھ کو لے جائے جو کہ بچھڑوں کا باپ اور گائیوں کا خاوند ہے" اسلئے ہم کہتے ہیں کہ رشبھ کے معنی بیل کے ہی ہیں۔

(۳) منتر ۱۱ ملاحظہ ہو

य इन्द्र इव देवेषु गोष्वेति
विवावदत्

ترجمہ۔ وہ بیل جو گائیوں میں یوں دہاڑتا ہوا آتا ہے۔ جیسے اندر دیوتا باقی دیوتاؤں میں دہاڑتا ہوا آتا ہے۔ ایسے بیل کے اعضاء کی یگیہ میں برہما (یگیہ کرنے والا برہمن) تعریف کرے۔ پس گائیوں کے گلے میں بیل ہی بولا کرتے ہیں۔ اس لئے رشبھ کے معنی ایشور لینا جہالت ہے۔ اب اور آگے چلئے۔ اسی باب میں آپ کو اس قربانی کے بیل کی تقسیم دکھائیں دیکھئے منتر ۱۲

पार्श्वे आस्तामनुमत्या भगस्यास्तामनूवृजौ।
अष्ठीवन्तावब्रवीन्मित्रो ममैतौ केवलाविति

ترجمہ۔ قربانی کے بیل کے دونوں پہلو انومتی دیوی کے ہیں۔ اور بھگ دیوتا کے لئے دونوں ٹخنوں کے جوڑ ہیں۔ باقی بیل کے دونوں گھٹنوں سے متعلق تو متر دیوتا نے کہا کہ صرف یہ دو مجھے ہی دے دو۔ بیل کا....... آدتیہ نام کے دیوتاؤں کا حصہ ہے اور اس کے دونوں پہلو برہسپتی دیوتا کے ہیں۔ اور اس کی دم ہوا دیوتا کی ہے۔

جس سے وہ جڑی بوٹیوں کو ہلاتی ہے اس کی کھال سلوریا دیوی کی ہے۔ اور اس کے پاؤں اتھتا کے (یگیہ کرانے والا برہمن) یہ بیل بنانے والوں (دیوتاؤں) نے فیصلہ کر رکھا ہے۔

یہ منتر صاف بتا رہے ہیں کہ ر۔ ب۔ ہ کے معنے بیل کے ہیں نہ کہ ایشور کے۔ بیل کی قربانی کا ثبوت کرشن یجروید سے بھی ملتا ہے ملاحظہ ہو تیتری سنگت کانڈ ۲ ورق ۱ ۳

वैष्णवं
वामनमालभेत
स्पर्धमानः

ترجمہ۔ جس کے ساتھ لوگ حسد رکھیں وہ وشنو دیوتا کے نام پر چھوٹے قد کا بیل ذبح کرے۔

इन्द्राय मन्युमते मन
स्विने ललामं प्राशृङ्ग
मालभेत संग्रामे

ترجمہ۔ جنگ میں فتح کا خواہشمند آدمی اندر دیوتا کے لئے ایسے خوبصورت بیل کو ذبح کرے جس کے سینگ نیچے کو جھکے ہوں۔

यः पशुकामः
स्यात् तस्मा एतमैन्द्रम्
मालभेत

ترجمہ۔ جو آدمی حیوانوں کا خواہشمند ہو تو وہ اندر دیوتا کے نام سے اونچے بیل کو ذبح کرے۔

इन्द्राय
वृत्रतुरे ललामं प्राशृङ्ग
मालभेत गतश्रीः
प्रतिष्ठाकामः

ترجمہ۔ جس آدمی کی عزت دولت تباہ ہو چکی ہو۔ اور وہ پھر ان کی آرزو رکھتا ہو۔ وہ اندر دیوتا کے نام سے ایک ایسے خوبصورت بیل کو ذبح کرے جس کے سینگ نیچے کو جھکے ہوئے ہوں۔

इन्द्राय वज्रिणे
ललामं प्राशृङ्गमाल
भेत यमलं राजन्याय

ترجمہ۔ جو آدمی حکومت کا اہل ہوتا ہوا بھی حکومت کو نہ پا سکے۔ وہ اندر دیوتا کے لئے ایک ایسے خوبصورت بیل کو ذبح کرے۔ جس کے سینگ نیچے کو جھکے ہوئے ہوں۔

इन्द्राय मन्यवे ऐन्द्रं
सावित्रमालभेत ग्रामकामः

ترجمہ۔ گاؤں کا خواہشمند آدمی اندر کے لئے ایسے بیل کو ذبح کرے۔ جس کا پچھلا حصہ شکیں ہو۔

ان حوالوں سے ثابت ہے کہ ویدک لٹریچر نے بیل کی قربانی کو نہائت بابرکت بتایا ہے۔

بیل کی قربانی کی فضیلت

بیل کی قربانی کی فضیلت تو مذکورہ بالا حوالوں سے ہی ظاہر ہے۔ تاہم ایک اور منتر پیش کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو اتھروید کانڈ ۹ سوکت ۴ منتر ۱۸

शतयाजं स यजते
नैनं दुन्वन्त्यग्नयः
जिन्वन्ति विश्वे तं देवा

ترجمہ۔ ویدک ایشور فرماتے ہیں۔ اے برہمنو سنو جو آدمی بیل کی آہوتی آگ میں ڈالتا ہے۔ اور اس کے گوشت کا ہون کرتا ہے۔ اسے آگ دیوتا کبھی تکلیف نہیں دیتا۔ اور باقی سب دیوتا بھی اس قربانی دینے والے کو خوش کرتے ہیں۔ اور اس کی یہ ایک قربانی سو یگیہ کے برابر ہوتی ہے۔

ماحصل یہ کہ جو آدمی بیل کو ذبح کرکے اس کے گوشت کے بعض حصوں کو آگ دیوتا کے حوالے کرے۔ وہ دونوں جہانوں کے مراتب حاصل کر لیتا ہے۔ کیونکہ سب دیوتا اس سے خوش ہو جاتے ہیں۔ اس کی یہ ایک ہی قربانی ایک سو یگیہ کے برابر ہوتی ہے۔

دیگر حیوانوں کی قربانی

ویدک لٹریچر سے پتہ لگتا ہے۔ کہ گائے بیل کی قربانی کے علاوہ اور حیوانوں کے ذبح کرنے کا بھی حکم ہے۔ ملاحظہ ہو کرشن یجروید تیتری سنگتا کانڈ ۲

वायव्यं श्वेतमालभेत
भूतिकामः

ترجمہ۔ عزت و دولت کا طالب ہوا دیوتا کے نام سے سفید رنگ کے حیوانوں کو ذبح کرے

वायवे नियुत्वते आलभेत
ग्रामकामः

ترجمہ۔ گاؤں کا طالب ہوا دیوتا کے نام سے ایک حیوان ذبح کرے۔

यः प्रजाकामः
पशुकामः स्यात् स
एतं प्राजापत्यं

ترجمہ۔ اولاد اور حیوانوں کا جو آدمی خواہشمند ہو۔ وہ پرجاپتی دیوتا کے نام سے ایک سینگ والے بکرے کو ذبح کرے۔

सारस्वतीं मेषीमा
लभेत य ईश्वरो
वाचो वदितोः सन् वाचं

ترجمہ۔ جو آدمی بولنے کی استعداد رکھ کر بھی نہ بول سکے۔ وہ سرسوتی دیوی کے نام سے ایک بھیڑ ذبح کرے۔

सौम्यं बभ्रुमालभेत
आग्नेयं कृष्णग्रीवं प्रजा

ترجمہ۔ اولاد کا طالب سوم دیوتا کے نام سے بھورے رنگ کے حیوان کو اور اگنی دیوتا کے نام سے کالے گلے والے حیوان کو ذبح کرے۔

पौष्णं श्याममालभेत
अन्नकामः

ترجمہ۔ رزق کا طالب پوشن دیوتا کے نام سے کالے رنگ کے حیوان کو ذبح کرے۔

वैश्वदेवं बहुरूपमा
लभेत अन्नकामः

ترجمہ۔ رزق کا طالب وشوا دیوتا نام کے دیوتاؤں کے نام سے ایسے حیوان کو ذبح کرے۔ جو کئی رنگوں والا ہو۔

मैत्रं श्वेतमालभेत
संग्रामे

ترجمہ۔ جنگ میں فتح کا طالب متر دیوتا کے نام سے سفید رنگ کے حیوان کو ذبح کرے۔

प्राजापत्यं
कृष्णमालभेत
वृष्टिकामः

ترجمہ۔ بارش کا خواہشمند پرجاپتی دیوتا کے نام سے کالے رنگ کے حیوان کو ذبح کرے۔

حوالے تو اور بھی بہت سے باقی ہیں۔ لیکن ضرورت صرف یہ ہے کہ ویدک لٹریچر سے گوشت خوری ثابت کی جائے۔ سو اس کے لئے اتنے حوالے ہی کافی ہیں۔

خاکسار ناصر الدین عبد اللہ وید بھوشن
مولوی فاضل کاویہ تیرتھ قادیان

احمدیہ سکول گٹھیالیاں

ضلع سیالکوٹ کے احمدی احباب کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ قریباً ڈیڑھ سال سے بمقام گٹھیالیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ نظارت دعوۃ و تبلیغ اور نظارت تعلیم و تربیت کی زیر نگرانی احمدیہ دینیات سکول جاری ہے۔ جس میں احمدی بچوں کو دینی تعلیم دی جاتی ہے۔ احباب اس سکول میں اپنے پرائمری پاس بچوں کو داخل کرائیں ضروری کوائف خاکسار سے دریافت فرمائیں۔ بورڈنگ کا انتظام بھی موجود ہے۔

خاکسار
محمد اسمٰعیل دیا گڑھی

آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کا خطبہ صدارت اور احمدیہ جماعت

۲۷ اپریل کو فتح گڑھ چوڑیاں میں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا اکیسواں سالانہ جلسہ ہوا۔ اس کانفرنس کے صدر جناب مولوی عبد القادر صاحب قصوری نے جو خطبہ صدارت پڑھا وہ وہاں پر مطبوعہ موجود تھا۔ اور تقسیم کیا گیا۔ یہ خطبہ صدارت بڑے سائز کے ۲۷ صفحات پر مشتمل ہے جو درحقیقت بقول صاحب صدر "تلخ نوحہ اور دردناک فریاد" ہے۔ بلاشبہ جناب صدر نے اہلحدیثوں کی بدحالی پر پُر درد نوحہ پڑھا ہے۔ انہوں نے حالات کو واشگاف طور پر بیان کر دیا ہے۔ لیکن افسوس کہ جب علاج کے ذکر پر پہنچے تو خدا تعالیٰ کے تجویز کردہ طریق کی بجائے زمینی طریق اختیار کرنے کی تلقین کر کے رہ گئے۔ اور قوم کو آسمانی مائدہ سے متمتع کرنے کی بجائے انہیں سیاسی دلدل میں پھنسانے کی کوشش شروع کر دی۔ حالانکہ ابتداء میں خود کہہ چکے تھے کہ:۔

"یہ ہماری بدقسمتی ہے۔ کہ ہم نے الہامی رہنمائی کو چھوڑ کر انسانوں کی رہنمائی قبول کر لی ہے"

اس بناء پر کہ یہ خطبہ "الہامی رہنمائی" کو پس پشت پھینک کر محض اشتراکیت یا فلسفہ کے بعض امور پر مشتمل ہے کوئی کامیاب خطبہ نہیں کہلا سکتا۔ لیکن اس میں کیا شبہ ہے کہ اہلحدیثوں کی جس بری حالت کا اس میں اعتراف کیا گیا ہے وہ خود بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ اہلحدیث مسلمانوں کا بہترین فرقہ سمجھا جاتا تھا۔ اور یقیناً اس فرقہ کے ابتدائی بزرگوں نے بعض نہایت اہم کارنامے سرانجام دئیے۔ عام طور پر لوگ مسلمانوں کی اصلاح کے متعلق اہلحدیثوں کے موجود ہونے پر اکتفا کرتے تھے۔ اور سمجھتے تھے کہ ایسے لوگوں کی موجودگی میں کسی آسمانی مصلح کی ضرورت نہیں۔ مگر آج نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے۔ کہ خود اہلحدیثوں کی حالت پکار پکار کر آسمانی رہنما کی اشد ضرورت کا اظہار کر رہی ہے۔ جناب مولوی عبد القادر صاحب قصوری اپنے خطبہ صدارت میں فرماتے ہیں:۔

(ا) "ہماری جماعت دن بدن روبہ تنزل ہے اور دن بدن ہماری مساعی کمزور ہو رہی ہے ہماری جماعت کا وقار کم ہو رہا ہے۔ اور وہ ولولہ اور جوش جس کی وجہ سے ہماری جماعت چند سال قبل ممتاز تھی۔ سرد پڑ چکا ہے" ص۱

(ب) "ہم نے بزرگانِ اہلحدیث کے بے نظیر کام کو تباہ و برباد کر ڈالا۔ ان کے شروع کردہ کام کو تکمیل تک پہونچانے کی بجائے بالکل نیست و نابود کر دیا۔ آپس میں نفاق و شقاق پیدا کر کے اتحاد اور جرأت کی بجائے تشتت اور بزدلی پر راضی ہو گئے" ص۱

(ج) حقیقتاً ہم میں وہ روح باقی نہیں رہی جو اہلحدیث کا طرۂ امتیاز تھا" ص۱

(د) "مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج ہماری جماعت جس تفریق اور اختلاف کا شکار ہے۔ غالباً اس کی نظیر مسلمانوں کے کسی اور گروہ میں موجود نہیں۔ . . . آج بدقسمتی کی انتہائی دلدل میں ہم پھنس گئے ہیں۔ کہ مختلف اسماء سے مسمّی گروہ جماعت میں پیدا ہو گئے۔ اور نہ صرف بعض قیاسات یا فروعی مسائل میں ایک دوسرے سے اختلاف رکھنے میں فخر کر رہے ہیں بلکہ اچھے خاصے علماء کو بھی جماعت سے خارج شدہ ٹھہرانے کے لئے سعی کر رہے ہیں" ص۱

ان اقتباسات سے ظاہر ہے۔ کہ اہلحدیث گروہ پورے طور پر تحسبھم جمیعا و قلوبھم شتّٰی کا مصداق ہے وہ ایک لاشہ بے جان ہے۔ دلدل میں پھنسا ہوا وجود ہے۔ جس کا بحالت موجودہ ساحل نجات تک پہنچنا قطعی طور پر محال ہے مندرجہ بالا الفاظ ایک سنجیدہ ذمہ وار اور حالات سے باخبر صدر اہلحدیث کانفرنس کے ہیں۔ کیا ان حالات میں اسلام کا اوج کمال تک پہنچنا ان اہلحدیثوں سے وابستہ تصور کیا جا سکتا ہے۔ کیا وہ قوم کی کشتی کے ناخدا بننے کے اہل ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اہلحدیث گروہ تو خود عظیم الشان مصلح سماوی کا محتاج ہے۔ انہوں نے دوسروں کو کیا فائدہ پہنچانا ہے۔

کیا ہمارے اہلحدیث بھائی غور فرمائیں گے۔ کہ ان کی حالت روز بروز تنزل کی طرف کیوں جا رہی ہے اور روز بروز وہ قعرِ مذلت میں کیوں دھنسے جا رہے ہیں؟ اگر مجھ سے پوچھو تو اس کا ایک ہی سبب ہے۔ کہ اہلحدیثوں نے فرستادۂ برحق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر توجہ نہیں کی۔ بلکہ اس کی تکذیب پر کمربستہ ہو گئے۔ حالانکہ وہ سب سے زیادہ حقدار تھے: کہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے۔ اسی تکذیب کا نتیجہ ہے۔ کہ آج پھر ان کے حق میں فجعلناھم احادیث کا نظارہ دہرایا جا رہا ہے۔ اور مستقبل یقیناً تاریک تر ہے۔

جناب مولوی عبد القادر صاحب قصوری فرماتے ہیں:۔

"اہلحدیث جماعت کو اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچنا چاہیے۔ کہ وہ کیونکر بغیر قیام جماعت و تنظیم زکاۃ کے متبع رسول ہونے کا دعویٰ کر سکتے ہیں" ص۲۲

یقیناً ایسا دعویٰ غلط اور جھوٹ ہے مگر افسوس کہ اہلحدیث ابھی تک اس دعوے سے اجتناب اختیار نہیں کرتے حالانکہ وہ حالت نزع میں ہیں۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں:۔

"اگر ہم زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں چاہیئے۔ کہ ایک دفعہ پھر قیام بیت المال اور تنظیم زکوٰۃ کے لئے پوری کوشش کریں۔ اور از سرِ نو اسے زندہ کریں"

ظاہر ہے کہ قیام جماعت بدوں امام ناممکن ہے۔ اور مذہبی جماعتوں کا حقیقی قیام صرف اللہ تعالیٰ کے مبعوث کردہ امام کے ذریعہ ہی ہوتا ہے۔ مگر اہل حدیث لوگ ہنوز اس امام سے روگرداں ہیں۔ اس لئے اُن کے ہاں کوئی ایک امیر شرعی بھی نہیں۔ بلکہ وہ پراگندہ ٹکڑے ہیں۔ کل حزب بما لدیھم فرحون کا مصداق ہیں۔ چنانچہ صاحبِ صدر نے مایوس ہو کر لکھ دیا ہے:۔

"جماعت اہلحدیث کا کسی ایک امام پر متحد ہونا بہت دشوار نظر آ رہا ہے۔ لیکن اس کا سہل حل یہ ہے۔ کہ اہلحدیث کانفرنس کو زیادہ منظم کر کے اس کو امارت شرعیہ کا بدل بنا دیا جائے" (ص۲۰)

مسیحیوں نے صدیوں تک حضرت مسیح ناصری کے آسمان سے آنے کا انتظار کیا۔ آخر مایوس ہو کر کلیسا کے وجود کو ہی مسیح کی آمد ثانی کا بدل بنا لیا۔ جناب مولوی صاحب کا اہلحدیث کانفرنس کو امارت شرعیہ کا بدل قرار دینا بھی ویسا ہی ہے۔ یہ تجویز مایوسی کا مرقع اور اہلحدیثوں کی اندرونی حالت کا آئینہ ہے۔ کاش وہ اب بھی سمجھیں۔

نظام و تنظیم کے بارے میں مولوی صاحب کا ارشاد ہے:۔

"کانگرس کا نظام آپ کے سامنے ہے۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہم بھی ویسا ہی مؤثر۔ اور مضبوط نظام قائم کرنے میں کامیاب نہ ہو سکیں"

گویا نظام کی اصلاح و درستی کے لئے آپ مذہبی نمونہ کی بجائے کانگرس کی تقلید کرنا چاہتے ہیں۔ مقام حیرت ہے۔ کہ اہلحدیث "صحابۂ رسول اور نظام خلافتِ اسلامیہ کی تقلید کی بجائے کانگرس کو نمونہ قرار دے رہے ہیں۔ کانگرس ایک سیاسی جماعت ہے۔ اس کا نظام اگر مؤثر اور مضبوط ہے۔ تو محض دائرہ سیاست میں۔ (بقیہ صفحہ ۱۰ پر دیکھیں)

اہم ملکی حالات اور واقعات

وزارت پنجاب کے خلاف عدم اعتماد کی ناکام تحریکیں

مخالف پارٹی کی طرف سے سر سکندر حیات خان کی وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی جو تحریکیں پیش تھیں۔ ۲۴ اپریل کو ان پر بحث ہوئی۔ وزیر تعلیم کے خلاف تحریک کی حمایت میں ۵۵ اور خلاف ۱۱۲ ووٹ تھے۔ وزیر ترقیات کے خلاف تحریک کی حمایت میں ۵۴ اور خلاف ۱۱۲ تھے۔ اور وزیر اعظم کے خلاف تحریک کے حق میں ۵۴ اور خلاف ۱۱۲ تھے۔ باقی تین وزراء کے خلاف تحریکات کے سلسلہ میں تقسیم آراء کا مطالبہ نہ کیا گیا۔ اپوزیشن پارٹی کے ایک ممبر جو [illegible] گوپالداس سی پی گئے ہوئے تھے جو وہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز ووٹ دینے کیلئے لاہور آئے۔ بحث کے دوران میں کئی ہنگامے بھی ہوئے۔ ایک ممبر نے وزیر ترقیات کو مخاطب کر کے کہا کہ بکو مت۔ مگر سپیکر کے کہنے پر اپنے الفاظ واپس لے لئے۔

ان تحریکوں کی تائید میں جن ممبروں نے تقریریں کیں۔ انہوں نے وزراء پر بہت سے الزامات لگائے۔ وزیر تعلیم کے متعلق کہا گیا۔ کہ وہ جانبداری سے کام لیتے ہیں۔ اور اس عہدہ کے اہل نہیں۔ ان کی کوئی پالیسی اور پروگرام نہیں۔ سر سندر سنگھ کے متعلق کہا گیا۔ کہ انہیں نہ تو وزارت کا اعتماد حاصل ہے۔ اور نہ اپنی قوم کا۔ وزیروں اور ان کے سکرٹریوں کا رویہ سخت قابل اعتراض ہے۔ یہ سرکاری افسروں کو خطوط لکھتے ہیں۔ کہ فلاں شخص کو ذیلدار بنا دیا جائے۔ مسٹر منوہر لال نے فنانس منسٹر نے صوبہ کا اعتماد کھو دیا ہے۔ وہ دل سے زرعی بلوں کے خلاف ہیں۔ لیکن بول نہیں سکتے۔ اور انہوں نے وزارت کی خاطر اپنے اصول کو ترک کر دیا ہے۔ ان کی قابلیت کی خواہ مخواہ تعریفیں کی جاتی ہیں۔ حالانکہ وہ وزیر ہونے کے بجائے اگر کسی کالج میں پروفیسر ہوتے تو زیادہ موزوں ہوتے۔ وزراء ہاتھیوں پر جلوس نکلواتے ہیں۔ ان کے سامنے ان کے مخالفوں کو پیٹا جاتا ہے۔ ایک اور ممبر نے کہا کہ جن لوگوں نے انتخابات میں ان کی مخالفت کی تھی ان پر مقدمات بنوائے جا رہے ہیں۔ وزیر تعلیم کا ایک خط میرے پاس ہے جس میں انہوں نے اپنے ایک دوست کو لکھا تھا۔ کہ ہائی کورٹ میں جو مقدمہ ہے۔ اس کے متعلق میں نے سب انتظام کر لیا ہے۔ اس وزارت میں سودے ہوتے ہیں۔ اور نوکریاں دے دلا کر سب کام درست کر لئے جاتے ہیں۔

ان کے جواب میں وزارت پارٹی کے کئی ممبروں نے بھی تقریریں کیں۔ آخر میں وزیر اعظم نے بھی سوا گھنٹہ تقریر کی جس میں اپوزیشن کے اعتراضات کے جواب دیئے۔ آپ نے کہا۔ کہ اتحاد پارٹی میں انتشار کی خبریں بعض لوگوں کے ایماء سے اخباروں میں شائع کی جاتی ہیں۔ اور میں نے وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک کا چیلنج اسی لئے دیا تھا۔ کہ مخالف پارٹی اپنی قوت کی حقیقت معلوم کر سکے۔ اس ایوان کی کانگرس پارٹی کے وہپ نے بنگال اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے وہپ سے کہا تھا۔ کہ میں پنجاب میں یونینسٹ وزارت کا قصر متزلزل کر سکتا ہوں بشرطیکہ مجھے کانگرس مالی امداد دے۔

پنجاب میں سیاسی قیدیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ جن قیدیوں نے امن اور سکون کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا اقرار کیا تھا۔ انہیں رہا کر دیا گیا ہے مگر رہا ہونے کے بعد انہوں نے اپنے وعدہ کا ایفاء نہیں کیا۔ آپ نے کہا۔ کہ حزب مخالف دراصل بھان متی کا کنبہ ہے۔ جس کے ہر فرد کے دل میں وزیر اعظم بننے کے ارمان بھرے ہوئے ہیں۔

وزیر اعظم کے علاوہ وزارت پارٹی کی طرف سے اور بھی بعض ممبروں نے تقریریں کیں۔ میاں مشتاق احمد گورمانی نے کہا۔ کہ میاں سر فضل حسین صاحب مرحوم کے خلاف بھی ایک دفعہ عدم اعتماد کی تحریک پیش ہوئی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ساہوکاروں کے مظالم سے تنگ آئے ہوئے سب لوگ متحد ہو گئے تھے۔ اسی طرح یہ تحریک بھی زمینداروں کے اتحاد کا باعث ہوگی۔ ایسی تحریکیں ہمیشہ مکاروں اور سفاکوں کی طرف سے پیش کی جاتی ہیں۔ کیا یہ تحریک اس لئے پیش کی جا رہی ہے کہ وزارت نے پنجاب کے مظلوم کسانوں کو ظالم ساہوکاروں سے نجات دلائی۔ کیا یہ اس وجہ سے ہے کہ وزارت ایک انقلاب انگیز تعلیمی پالیسی اختیار کئے ہوئے ہے۔ ہم نے ایک نئی اقتصادی عمارت کی مضبوط بنیاد رکھ دی ہے۔ اور ایسی تحریکیں ایک خونخوار بھیڑیئے کی یاس انگیز صدا اور زہریلے سانپ کی پھنکار سے مشابہ ہیں۔ جو اپنے شکار کو اپنے قابو سے نکلتے ہوئے دیکھتا ہے۔ آپ نے وزارت کے بعض کارنامے بالتفصیل بیان کئے اور کہا کہ دوسری حکومتوں کو ہمارے معیار تک پہنچنے کے لئے کم سے کم بیس سال لگیں گے۔ میر مقبول محمود نے کہا۔ کہ یہ تحریک مرض ہسٹیریا کے اس دورہ سے مشابہ ہے۔ جو کسی بازاری عورت کو ہر بار پڑے۔ پہلے میاں نور اللہ زرعی قوانین کے متعلق حکومت کی رفتار سے مطمئن نہ تھے۔ مگر آج وہ غیر زراعت پیشہ لوگوں سے مل کر ایسی تحریکیں پیش کر رہے ہیں۔ اور اس مجاہد نے اپنی تلوار ڈاکٹر نارنگ کے قدموں میں ڈال دی ہے۔ مسٹر گوپال سنگھ خالصہ نے کہا۔ کہ پنجاب کے کانگرسیوں کے کیا کہنے۔ وہ تو اپنے صدر بلکہ گاندھی جی کے خلاف بھی عدم اعتماد کی تحریکیں پیش کر دیتے ہیں۔ اس لئے اگر ہمارے خلاف کریں، تو کیا تعجب ہے۔ ایک زمانہ تھا جب اچھوتوں کے کانوں میں سیسہ گرم کر کے ڈال دیا جاتا تھا محض اس لئے کہ وید منتر ان کے کان میں پڑ گیا۔ مگر اب وزیر تعلیم نے سب سکولوں کے دروازے اچھوت بچوں کے لئے کھول دیئے ہیں۔ آج جو اچھوت ممبر کانگرسی بنچوں پر بیٹھے ہیں۔ وہ سن رکھیں۔ کہ اگر وزارت کے بنچوں پر کانگرسی قابض ہو گئے۔ تو انہیں ان کے برابر بیٹھنے کا حق نہیں ہوگا بلکہ ان کے لئے علیحدہ چوکیاں بنوائی جائیں گی۔ ملک برکت علی نے کہا کہ اگر یہ وزارت ٹوٹ جائے۔ تو کانگرسی وزارت بنے گی۔ مگر اس صوبے کو کانگرس پر کوئی اعتماد نہیں۔ اس لئے میں ان تحریکوں کا مخالف ہوں۔

سر چھوٹو رام نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ کانگرسی سرمایہ داروں کے فرزند ہیں وہ مشہور کر رہے ہیں۔ کہ اتحاد پارٹی کے قدم اکھڑ رہے ہیں۔ حالانکہ میونسپل انتخابات میں ہر جگہ ان کے اپنے قدم اکھڑ گئے۔ انتخابات میں کانگرس کی بڑی بڑی توپیں زیر استعمال تھیں۔ مگر ان سب کو دیمک چاٹ گئی۔ اور وہ ٹھنڈی پڑ گئیں۔

یوپی اسمبلی پر سنی مسلمانوں کا دھاوا

۲۴ اپریل کو لکھنؤ میں اسمبلی چیمبر کے سامنے چار ہزار سنی مسلمانوں نے تبرا ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں مظاہرہ کرتے ہوئے مطالبہ کیا۔ کہ یوم بارہ وفات یوان کو شارع عام پر مدح صحابہ پڑھنے کی اجازت دی جائے۔ مظاہرین چیمبر کے اندر بھی داخل ہونا چاہتے تھے۔ کہ پولیس نے دروازے بند کر دیئے۔ مگر پھر بھی ایک سو کے قریب آدمی اندر داخل ہو گئے۔ اور مسلم ممبروں سے مطالبہ کیا۔ کہ ہال سے باہر نکل آئیں۔ مظاہرین نے اسمبلی کے دفاتر میں داخل ہو کر بعض سرکاری کاغذات پھاڑ ڈالے۔ وہ وزیر اعظم کے کمرہ میں بھی گھس گئے۔ مگر وزیر اعظم وہاں موجود نہ تھے۔ آخر نواب اسمٰعیل خان کے کہنے پر وہ لوگ باہر چلے گئے۔ سپیکر نے کہا۔ کہ داخل ہونے والوں کے خلاف ضروری طور پر عدالت میں چارہ جوئی کی جائیگی۔ نیز پولیس افسروں سے بھی جواب طلب کیا جائے گا۔ کہ انہوں نے کیوں اندر آنے دیا۔

ایک سوال کے جواب میں وزیر اعظم نے کہا۔ کہ حال میں بنارس کے فسادات میں ۱۵ اشخاص ہلاک ۱۲ زخمی اور ۵۹۷ گرفتار ہوئے ہیں۔ کانپور میں ۶ ہلاک ۲۲۷ زخمی اور ۹۵۱ گرفتار ہوئے ہیں۔ ان فسادات کی تحقیقات کے لئے ایڈمنسٹریشن کمیٹی کے تقرر کی تجویز زیر غور ہے۔ جس میں غیر سرکاری ممبر بھی شامل ہونگے۔ آپ نے کہا۔ کہ یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ ان فسادات کی بنیادی وجوہ کیا ہیں۔

لیکن یہ تو سب کو معلوم ہی ہے۔ کہ جب فسادات کی آگ بھڑکتی ہے۔ تو معمولی واقعات بھی خطرناک فسادات کا باعث بن جاتے ہیں۔

راجکوٹ سے گاندھی جی کی ناکام واپسی

۲۴ اپریل کو گاندھی جی راجکوٹ سے کلکتہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ روانگی سے پیشتر دربار ویر والا نے ان سے طویل ملاقات کی۔ برت کی صعوبت برداشت کرنے چیف جسٹس آف انڈیا سے فیصلہ کے سلسلہ میں دہلی آمدورفت کی تکلیف اٹھاتے۔ اور پھر اپنے حق میں فیصلہ ہو جانے کے باوجود اقلیتوں کی نیابت کے سوال نے ایسی الجھن اختیار کر لی۔ کہ گاندھی جی اسے حل نہ کر سکے۔ اور سخت ناکامی و مایوسی کی حالت میں وہاں سے لوٹنے ہیں روانگی کے وقت انہوں نے جو بیان دیا۔ اس سے ان کی قلبی کیفیت اور پریشانی کا کسی قدر اندازہ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ اہنسا صرف حوصلہ مند لوگوں کے لئے ہی مفید ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں خالی ہاتھ واپس جا رہا ہوں۔ اس کش مکش میں میرا جسم تھک کر چور ہو گیا ہے۔ اور بالکل مایوس ہو گیا ہوں۔ میری تمام امیدیں خاک میں مل گئی ہیں راجکوٹ میرے لئے ایک ایسی لیبارٹری ثابت ہوا ہے جہاں میں نے نئے تجربات کئے۔ کاٹھیاوار کی ذلت آمیز پالیٹکس نے میرے صبر کا پیمانہ لبریز کر دیا ہے۔ اور میں نے دربار ویر والا سے صاف صاف کہدیا ہے۔ کہ میں ہار چکا۔ ممکن ہے۔ تمہیں فتح حاصل ہو جائے گاندھی جی نے اس سبھا کو جس کی ضمانت میں جدوجہد کر رہے تھے۔ کہدیا۔ کہ میں کچھ نہیں کر سکتا۔ تمہیں دربار کی طرف سے جو کچھ ملے۔ اسے غنیمت سمجھو۔ اور قبول کر لو۔ آپ پندرہ روز کے بعد پھر راجکوٹ واپس آنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کلکتہ کو جاتے ہوئے آپ کچھ وقت کے لئے بمبئی ٹھیریں گے۔

پنڈت پنت کا ریزولیوشن اور ریڈیکل لیگ

کانگرس کے بائیں بازو (لیفٹ ونگ) کی ایک علیحدہ سوسائٹی ریڈیکل لیگ کے نام سے قائم ہونے کی خبر کسی گذشتہ پرچہ میں دی جا چکی ہے۔ اس کے بانی مشہور کمیونسٹ لیڈر مسٹر ایم۔ این رائے نے تمام کانگرسیوں کو ایک بیان بھجوایا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ تری پوری کانگرس کے موقعہ پر پنڈت پنت نے جو ریزولیوشن پیش کیا تھا۔ وہ منتقمانہ جذبات کا مظہر ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ کانگرس کے صدر پر عدم اعتماد کا اظہار کیا جائے۔ اس لئے ہمارے خیال میں صدر کو مستعفی ہو جانا چاہیے۔ اس قرارداد نے رجعت پسندانہ تخیل کا پابند اور شخصی اقتدار کا غلام بنا دیا ہے۔ یہ چیز سخت خطرناک ہے۔ اور اصول جمہوریت کے منافی ہے۔ اس سے مطلق العنانی قیادت قائم ہوتی ہے۔ اس ریزولیوشن نے آئین پسندی کے رجحانات کو تقویت پہنچائی ہے اس لئے ہر سچے کانگرسی کا فرض ہے۔ کہ اس کی تنسیخ کا مطالبہ کرے۔

گاندھی ازم کی بنیاد اس اصل پر ہے۔ کہ دشمن کے قلب میں تبدیلی پیدا کی جائے جس کے معنے بالفاظ دیگر یہ ہیں۔ کہ دشمن کے ساتھ سمجھوتہ کر لیا جائے۔ اور اس قسم کی مصالحانہ پالیسی گو بظاہر دلکش ہو۔ لیکن کانگرس کے مقاصد کے خلاف ہے۔

مسٹر رائے نے اخبارات کو مطلع کیا ہے۔ کہ اکثر مقامات پر کافی غوروخوض کے بعد اس بیان کی تائید کی گئی ہے۔ اور کانگرس کی موجودہ الجھن کو دور کرنے کے لئے اس سے بہتر تجویز کوئی نہیں۔ کہ مسٹر بوس مستعفی ہو جائیں۔ اور اس طرح یہ ثابت کر دیں۔ کہ وہ اس ریزولیوشن کو اپنے لئے باعث توہین سمجھتے ہیں۔ بہرحال کلکتہ کے اجلاس کے بعد معلوم ہو سکے گا۔ کہ کانگرس کی اندرونی کشمکش کا انجام کیا ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں پنڈت پنت کے ساتھ پنڈت نہرو کی لکھنؤ میں ملاقات کی بھی توقع ہے۔

مغربی سیاسیات میں آثار چڑھاؤ

برطانیہ اور فرانس کو جنگ کے خطرات

لنڈن سے ۲۳ اپریل کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ برطانیہ کی کمزور پالیسی کی وجہ سے عوام الناس بہت خوفزدہ ہیں۔ بحیرہ روم میں تجارتی جہازوں کی آمدورفت کو بند کر دینے کو حکومت کے خوفزدہ ہونے پر محمول کیا جا رہا ہے۔ اور ان حالات کی وجہ سے برطانیہ کا سونا امریکہ میں بھیجا جا رہا ہے۔ تا وہاں محفوظ رہ سکے۔ اسوقت ۱۱ کروڑ پونڈ کا سونا امریکہ بھیجا جا چکا ہے۔ اور آئندہ ہفتہ کے اندر اور بھی بھیجا جائے گا۔ اس مقدار میں سونے کے سرکاری ذخیروں کی برآمد بھی شامل ہے۔

پیرس سے ۲۳ اپریل کی خبر ہے۔ کہ وزیر مال نے ریڈیو پر فرانسیسی مردوں اور عورتوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ موجودہ حالات کے پیش نظر قربانیاں کریں۔ آپ نے کہا۔ کہ ہمارا فرض ہے کہ یورپ میں طاقت کے توازن کو بحال رکھیں۔ اگر فرانس ختم ہو جائے۔ تو برطانیہ اور امریکہ کسی کام کے نہیں۔ حکومت نے ہفتہ کے کام کے اوقات میں توسیع کر کے ہفتہ ۴۵ گھنٹوں کا کر دیا ہے۔ اس زائد وقت کی اجرت مزدوروں کو زائد دی جائے گی۔ مزید کہا۔ کہ اسلحہ سازی کی فرموں کے منافع پر نئی شرح ٹیکس لگائی گئی ہے۔ اور حکومت منافع کا پہلے پچاس فیصدی۔ اس کے بعد اسی فیصدی اور پھر سو فیصدی حصہ لے گی۔ نیز دفاعی استحکامات کے لئے مزید دو کروڑ پونڈ قرض لینے کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مزید احکام جاری کئے جانے والے ہیں جن سے فرانسیسی زندگی کے تمام شعبوں کا نقشہ بدل جائے گا۔ اور یہ سب کچھ اس لئے کیا جا رہا ہے۔ کہ دفاعی استحکامات کے بڑھتے ہوئے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے گنجائش پیدا کی جا سکے۔ قومی اخراجات میں تخفیف اور اسلحہ پر مزید ٹیکس کے احکامات بھی جاری کر دیئے گئے ہیں۔ فرانس کو بین الاقوامی معاملات میں خاص اہمیت حاصل ہے۔ جسے برقرار رکھنے کی ہم پوری کوشش کریں گے۔

جرمنی کے متعلق اطالوی عوام کے جذبات

لنڈن کے ایک دقیع اخبار کے نامہ نگار مقیم روم نے بعض نہایت عجیب حالات لکھے ہیں۔